ایران کے اسرائیل کے خلاف حملے کے محرکات

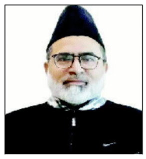

عبدالغفار صدیقی

جنگ نے اقوام متحدہ اور حقوق انسانی کے نام نہاد علمبرداروں کی قلعی کھول دی ہے۔ جنگ بندی کی تجویز پاس ہوجانے کے بعد بھی اسرائیل نے جنگ نہیں روکی، یہ اس کی بے شرمی کی انتہا ہے اور اقوام متحدہ کو ٹھینگا دکھانے کے مترادف ہے۔ تعجب اس بات پر ہے کہ امریکہ اور برطانیہ جیسے ممالک جو خود کو عالمی امن کا علمبردار کہتے ہیں اور دوسروں کو امن کے نوبل انعام بانٹتے ہیں وہ اسرائیل کے مظالم میں اس کے ساتھ ہیں۔ ایران کے حملہ کے بعد رشی سونک یہ کہتے ہیں کہ ایران ایک دہشت گرد ملک ہے، مگر انھیں اسرائیل کی دہشت گردی نظر نہیں آتی، نہتے لوگوں، اسپتالوں، اسکولوں، عبادت گاہوں اور معصوموں یہاں تک کہ عالمی ادارے کے ریلیف ورکروں پر بمباری دکھائی نہیں دیتی۔ انھیں ایرانی سفارت خانہ پر اسرائیل کا حملہ دہشت گردانہ کارروائی نہیں لگتا لیکن ایران کی جانب سے جوابی کارروائی دہشت گردی قرار دی جارہی ہے۔

ایران نے اسرائیل پر حملہ کردیا ہے۔ اس حملہ کے ساتھ ہی فلسطین اسرائیل جنگ اک نئے دور میں داخل ہوگئی ہے۔ ایران نے یہ حملہ اسرائیل کے ان حملوں کے جواب میں کیا ہے جو اس نے شام میں ایران کے قونصل خانہ پر کیا تھا اور اس میں ایران کے کئی اہم فوجی کمانڈر شہید ہوگئے تھے۔ اس سے پہلے بھی اسرائیل کے غیر اعلانیہ حملوں میں جنرل قاسم سلیمانی شہید کیے گئے تھے۔ اس طرح ایران وہ پہلا ملک ہے جو بطور ریاست اس جنگ میں شریک ہوا ہے۔ اس سے قبل ایران نواز تنظیمیں اسرائیل پر حملہ آور تھیں اور اب بھی ہیں۔ اس حملہ کے بعد خلیجی ممالک میں خوف و ہراس کی صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ بھارت سمیت کئی اہم ممالک نے اپنے شہریوں کو اسرائیل فلسطین اور ایران کے سفر سے دور رہنے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ حالانکہ اسی ماہ بھارت سے 6000 مزدور اسرائیل بھیجے گئے ہیں۔ ہم یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ایک جنگ زدہ ملک میں اپنے لوگ کیوں بھیجے گئے؟ کیا یہ اسرائیل کے ساتھ خیر خواہی کی گئی ہے اور اپنے لوگوں کو وہاں قربان ہونے کے لیے بھیجا گیا ہے؟ یا یہ ملک میں بے روزگاری کی ناگفتہ بہ صورت حال کا نتیجہ ہے یا صرف دو روٹی کمانے کے لیے ملک کے معصوموں نے جان ہتھیلی پر رکھی ہے۔ اسرائیل اپنے شہریوں کو تو بنکروں اور شیلٹروں میں رہنے کی تاکید کررہا ہے اور بھارت کے مزدوروں سے سڑک کا ملبہ صاف کروارہا ہے۔

راقم نے یہ بات اپنے پہلے مضمون میں عرض کی تھی کہ یہ جنگ اسرائیل کے لیے تباہی لائے گی اور فلسطین کو ان شاء اللہ فتح حاصل ہوگی۔ دنیا میں طاقت کا توازن بدلے گا، طاقت ور خاک میں مل جائیں گے اور کمزور طاقت پائیں گے چنانچہ 192 دنوں سے چلی آرہی اس جنگ میں اب تک فلسطین اور ان کی حمایت کرنے والے ہی سرخ رو ہوئے ہیں۔ اسرائیل نے بے دریغ بمباری کی، بے پناہ تباہی مچائی اور 60 ہزار انسانوں کو شہید کرڈالا، نیز لاکھوں لوگوں کو زخمی کردیا مگر اس کے بعد بھی کوئی ہدف حاصل نہیں کیا ہے، اس نے غزہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی ہے لیکن اپنے قیدیوں کا سراغ لگانے میں ناکام رہا ہے، ابھی تک غزہ سے اس پر راکٹ فائر ہورہے ہیں، اس کو اپنی زمینی فوج وہاں سے نکالنی پڑی ہے۔ اس کے 20 ہزار سے زائد فوجی زخمی ہیں، 2 ہزار سے زیادہ ٹینک اور 100 سے زیادہ طیارے تباہ ہوچکے ہیں اور ساری دنیا کے دانشور اس بات پر متفق ہیں کہ اسرائیل یہ جنگ ہار چکا ہے۔ اس کے باوجود بھی صیہونیت اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل پر مصر ہے اور جنگ کے نئے نئے محاذ کھول رہی ہے۔

اس جنگ نے اقوام متحدہ اور حقوق انسانی کے نام نہاد علمبرداروں کی قلعی کھول دی ہے۔ جنگ بندی کی تجویز پاس ہوجانے کے بعد بھی اسرائیل نے جنگ نہیں روکی، یہ اس کی بے شرمی کی انتہا ہے اور اقوام متحدہ کو ٹھینگا دکھانے کے مترادف ہے۔ تعجب اس بات پر ہے کہ امریکہ اور برطانیہ جیسے ممالک جو خود کو عالمی امن کا علمبردار کہتے ہیں اور دوسروں کو امن کے نوبل انعام بانٹتے ہیں وہ اسرائیل کے مظالم میں اس کے ساتھ ہیں۔ ایران کے حملہ کے بعد رشی سونک یہ کہتے ہیں کہ ایران ایک دہشت گرد ملک ہے، مگر انھیں اسرائیل کی دہشت گردی نظر نہیں آتی، نہتے لوگوں، اسپتالوں، اسکولوں، عبادت گاہوں اور معصوموں یہاں تک کہ عالمی ادارے کے ریلیف ورکروں پر بمباری دکھائی نہیں دیتی۔ انھیں ایرانی سفارت خانہ پر اسرائیل کا حملہ دہشت گردانہ کارروائی نہیں لگتا لیکن ایران کی جانب سے جوابی کارروائی دہشت گردی لگتی ہے۔ عالمی طاقتوں کا یہ وہ دوہرا معیار ہے جو گزشتہ ایک صدی سے دنیا دیکھ رہی ہے اور جس کے نتیجے میں ساری دنیا میں فساد برپا ہے۔ اگر اقوام متحدہ کا ادارہ انصاف کرتا، اور تمام ممبر ملکوں کو یکساں نظر سے دیکھتا تو کسی جنگ کی ضرورت پیش نہ آتی۔ ناانصافی خواہ ملکوں کے ساتھ ہو یا قوموں کے ساتھ ایک نہ ایک دن تباہی لاتی ہے۔

فلسطین کی جنگ نے عربوں کو بھی بے نقاب کردیا ہے۔ کسی بھی عرب ملک نے غزہ جنگ میں فلسطین کا ساتھ نہیں دیا ہے۔ سب کچھ انسانوں کی مرضی کے مطابق نہیں ہوتا۔ کائنات کی حکمرانی جس کے ہاتھوں میں ہے وہ بھی اپنی زمین کو فساد سے بچانے کے لیے طاقت کا توازن بدلتا رہتا ہے۔ شاید یہ وہی وقت ہے جب طاقت کا توازن بدلنے والا ہے۔ اللہ نے کمزور فلسطینیوں کو ایک سپر پاور سے ٹکرادیا ہے، اور وہ بھی اللہ پر توکل کرکے میدان میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ انھیں ان کے بیٹوں اور پوتوں کی شہادت کی خبر دی جاتی ہے تو اس پر بھی فَلِلّٰہِ الْحَمْد کا نعرہ لگاتے ہیں، ان کے چہرے پر کسی طرح کا اضمحلال نظر نہیں آتا، باطل ان کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہیں کرتا، اس کے برعکس ان کی ثابت قدمی باطل کے ایوانوں میں لرزہ پیدا کردیتی ہے۔

اس جنگ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا میں عوام کی اکثریت انصاف پسند ہے، جن کے دل معصوموں کی شہادت پر تڑپتے ہیں اور ان کی آنکھیں بے گناہوں کی موت پر روتی ہیں۔ عرب ممالک نے ڈنڈے کے زور پر عوام کو اپنے جذبات کے اظہار سے بھلے ہی روک رکھا ہے، لیکن مغربی اور یوروپی ممالک کی عوام سڑکوں پر سراپا احتجاج ہے، جہاں کی حکومتیں اسرائیل کی ہمنوا ہیں اور اسے ہتھیار دے رہی ہیں وہاں کی عوام بھی فلسطین کی آزادی کے نعرے لگارہی ہے۔ عرب ممالک کے حکمرانوں کو بھی اپنی عوام کے جذبات کا احساس ہے اسی لیے وہ بہت کھل کر امریکہ کی حمایت کرنے سے گھبرارہے ہیں۔ امید ہے کہ اس جنگ کے نتیجے میں عرب میں بہار پھر سے آئے گی، لیکن ایک بین الاقوامی امت ہونے کے ناطے اپنے مظلوم بھائیوں کی حمایت کرنا، ان پر ہورہے مظالم کے خلاف آواز اٹھانا ان کا دینی فریضہ ہے۔ ہمارا ملک ایک جمہوری ملک ہے۔ یہاں کے انصاف پسندوں کا یہ دستوری حق ہے کہ وہ دنیا میں جہاں بھی ظلم ہو اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ ہم **واسودھیوا کٹمبکم** کے علم دار ہیں، اگر کسی ملک میں ہمارے غیر مسلم بھائیوں کے ساتھ بھی ظلم ہوتا ہے تو ہمارے دل تکلیف محسوس کرتے ہیں مگر ہمارے ملک میں زعمائے ملت اور بڑی بڑی ملی تنظیمیں نہ معلوم کیوں کوئی آواز بلند نہیں کررہی ہیں؟

حالات تیزی سے بدل رہے ہیں۔ ایران نے کہا ہے کہ اس نے اسرائیل سے اپنا انتقام لے لیا ہے اگر اسرائیل مزید کوئی غلطی نہیں کرے گا تو وہ بھی اسرائیل پر حملہ نہیں کرے گا۔ پہلے یہ دوملکوں کی جنگ تھی۔ لیکن ایرانی حملہ کے بعد اس نے علاقائی جنگ کی شکل اختیار کرلی ہے، ہوسکتا ہے یہ تیسری عالمی جنگ بھی بن جائے۔ کل کی خبر تو کسی کو نہیں معلوم۔ امن وانصاف پسند لوگ تو یہی چاہتے ہیں کہ جنگ کی آگ بجھے اور ظالم اپنے ظلم سے باز آئے۔ جنگ کا نتیجہ خواہ کچھ بھی ہو مگر ہمارا اپنا کردار منصفانہ ہونا چاہئے۔

☆☆☆

اسرائیل پر فوجی کارروائی

غزہ میں 7 اکتوبر 2023 کے حملہ کے بعد اسرائیل کی بے روک ٹوک فوجی کارروائی کے 193 ویں دن کی رپورٹس کے مطابق 24 گھنٹے میں 46 افراد کی موت ہوگئی ہے اور 110 افراد زخمی ہوگئے ہیں۔ زخمیوں میں بڑی تعداد بچوں اور عورتوں کی ہے۔ غزہ کی جنگ کا دائرہ لگاتار وسیع تر ہوتا جارہا ہے اور ہر روز یہ معرکہ پیچیدہ سے پیچیدہ تر ہوتا جارہا ہے۔ ہفتہ اور اتوار (یعنی 13 اور 14 اپریل) کی شب میں ایران کے اسرائیل پر حملہ کے بعد عالمی سطح پر یکطرفہ طور پر اسرائیل کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا جارہا ہے اور ایران پر بنیاد پرستی، جارحیت اور دہشت گردی کا الزام عائد کئے جارہے ہیں۔ ایران کے مقابلے میں اسرائیل کو مغربی ملکوں کی اندھی حمایت مل رہی ہے۔ فوجی آلات جن سے خفیہ اطلاعات حاصل کی جاسکیں، خطرناک ہتھیار جن سے زیادہ سے زیادہ جانی و مالی نقصان پہنچایا جاسکے، سیاسی اور سفارتی مدد جس سے اسرائیل کو زیادہ سے زیادہ سیاسی اور اخلاقی حمایت ملے اور ایران کے خلاف پابندیاں عائد کی جاسکیں، فراہم کرائی جارہی ہیں۔ اس پیچیدہ صورت حاصل کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ اسرائیل کو یہ تمام مدد اور حمایت غیر مشروط طریقہ سے مل رہی ہے اور اس پر کوئی بھی اخلاقی، سیاسی اور قانونی پابندی عائد نہیں ہوتی ہے۔ یہی مغربی ممالک کی اندھی پشت پناہی ہے کہ اسرائیل بین الاقوامی امدادی ایجنسیوں کے رضا کاروں، اقوام متحدہ کے عملے، عورتوں، بچوں اور نہتے عام لوگوں کو بلادریغ اور سفاکی کے ساتھ موت کے گھاٹ اتار رہا ہے۔ بمباری کرتے ہوئے نہ مسجد دیکھ رہا ہے نہ گرجا گھر، نہ یتیم خانہ اور نہ پاگل خانہ۔ اسرائیل کی فوجی کارروائی کے 193 دن اسرائیل نے جبیلہ میں ایک مسجد پر بمباری کرکے اسے تباہ کردیا اور اسی جبیلہ کیمپ پر بم مار کر کم از کم 48 لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ اس کارروائی میں زخمی ہونے والوں میں بڑی تعداد بچوں اور عورتوں کی ہے۔ اس کے علاوہ غزہ کے الشفا اسپتال سے ایک اجتماعی قبر برآمد ہوئی ہے جس میں بڑی تعداد میں لاشیں مدفون ہیں۔ الشفا پر اسرائیل نے دو ہفتہ تک قبضہ کرکے اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی ہے۔ یہ اسپتال ایک مردہ گھر میں تبدیل ہوچکا ہے۔ دوسری جانب شام میں ایران کے سفارت خانے پر اسرائیل کی بمباری کے بعد ایران نے جو انتقامی کارروائی کی ہے اس کا شدید ردعمل دیکھا گیا ہے اور عالمی برادری اسرائیل اور ایران سے صبر وتحمل کا مظاہرہ کرنے کے لئے کہہ رہی ہے اور جنگ کو پھیلنے نہ دینے کی اپیل کررہی ہے۔

شـــام کے دارالحکومت دمشق میں ایرانی قونصل خانہ پر ہونے والے حملے کے بعد ایران نے اسرائیل کی جانب ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب میں ڈرونز اور میزائل داغے تھے۔ اسرائیل نے یہ تسلیم تو نہیں کیا کہ قونصل خانہ پر حملہ اس نے کیا لیکن عام تاثر یہی ہے کہ اسرائیل ہی اس حملے کے پیچھے ہے۔

یہ تاریخ میں پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ ایران نے اسرائیل پر اپنی سرزمین سے حملہ کیا۔ اس سے پہلے ایران اور اسرائیل ایک دوسرے کے ساتھ کئی سال تک ایک 'شیڈو وار' میں آمنے سامنے رہے جس میں وہ ایک دوسرے کے اثاثوں پر حملے کرتے رہے ہیں، لیکن اس کی ذمہ داری قبول نہیں کرتے۔ ان حملوں کی تعداد میں غزہ میں حالیہ جنگ کے دوران تیزی سے اضافہ دیکھنے کو ملا تھا۔

اسرائیل اور ایران دشمن کیوں ہیں؟

یہ پڑھ کر آپ کو حیرانی ہوگی کہ اسرائیل اور ایران 1979 سے پہلے تک اتحادی تھے تاہم ایران میں اسلامی انقلاب آنے کے بعد سے دونوں ممالک کے درمیان فاصلے بڑھنے لگے کیونکہ اسرائیل کی مخالفت ایرانی حکومت کے بیانیے کا ایک اہم حصہ رہا ہے۔ ایران اسرائیل کو تسلیم نہیں کرتا اور اس کا خاتمہ چاہتا ہے۔ ملک کے رہبرِ اعلیٰ آیت اللہ علی خامنہ ای نے اسرائیل کو اس سے قبل 'کینسر کی رسولی' سے تشبیہ دی تھی جس کا 'بلا شبہ خاتمہ بھی کیا جائے گا اور یہ تباہ بھی ہوگا'۔

اسرائیل کا ماننا ہے کہ ایران اس کی سالمیت کے لیے خطرہ ہے اور یہ بات ایران کے بیانیے سے بھی عیاں ہے۔ اس کے علاوہ ایران کی جانب سے پراکسی گروہ بھی بنائے گئے ہیں جو اسرائیل کو تباہ کرنے کی بات کرتے ہیں اور ساتھ ہی ایران فلسطینی عسکریت پسند گروہ حماس اور لبنانی عسکریت پسند گروہ حزب اللہ کی فنڈنگ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ایران خفیہ طور پر جوہری ہتھیار بنانے کے لیے کوشاں ہے لیکن ایران اس الزام کی تردید کرتا رہا ہے۔

ایران قونصل خانے پر حملے کے بعد جوابی حملہ کرنا چاہتا تھا؟ ایران کا کہنا ہے کہ ہفتہ کی رات اسرائیل پر حملہ یکم اپریل کو شام کے دارالحکومت دمشق میں ایرانی قونصل خانے کی عمارت پر کیے گئے فضائی حملے کا جواب ہے، جس میں ایران کے سینئر کمانڈر ہلاک ہوئے تھے۔

ایران نے اسرائیل کو اس فضائی حملے کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے جسے ایران اپنی خودمختاری کی خلاف ورزی قرار دیتا ہے۔ اسرائیل نے ابھی تک اس حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی تاہم وسیع پیمانے پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے پیچھے اسرائیل کا ہاتھ تھا۔

اس حملے میں ایران کے پاسدارانِ انقلاب (آئی جی آر سی) کی بیرون ملک شاخ قدس فورس کے ایک سینئر کمانڈر بریگیڈیئر جنرل محمد رضا زاہدی سمیت 13 افراد ہلاک ہوئے۔ اسرائیل کا الزام ہے کہ وہ لوگ ایران کی جانب سے لبنان کے شیعہ گروہ حزب اللہ کو مسلح کرنے والے آپریشن میں ایک اہم کردار کے حامل تھے۔

دمشق میں قونصل خانے پر حملہ ایرانی اہداف کے خلاف کیے گئے ان دیگر فضائی حملوں سے یکسانیت رکھتا ہے جس کے پیچھے اسرائیل کا ہاتھ ہے۔ حالیہ مہینوں میں شام میں کیے گئے فضائی حملوں میں پاسدارانِ انقلاب کے کئی سینئر کمانڈر ہلاک ہوئے ہیں۔ اسرائیل کا الزام ہے کہ پاسدارانِ انقلاب شام کے راستے حزب اللہ کو ہتھیار اور ساز وسامان فراہم کرتا ہے، جن میں میزائل بھی شامل ہیں۔ اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ وہ ان ترسیلات کو روکنے کے ساتھ ساتھ شام میں ایران کی فوجی پوزیشن کو مضبوط کرنے سے روکنے کی کوششیں کررہا ہے۔

ایران کے اتحادی کون ہیں؟

ایران نے امریکی اور اسرائیلی مفادات کو چیلنج کرنے کے لیے مشرق وسطیٰ میں اتحادیوں اور پراکسی قوتوں کا ایک نیٹ ورک بنایا۔ شام ایران کا سب سے اہم اتحادی ہے۔ ایران نے روس کے ساتھ مل کر بشار الاسد کی شامی حکومت کی دہائیوں سے جاری خانہ جنگی سے نکلنے میں مدد کی ہے۔ ایران کی پشت پناہی کرنے والے مسلح گروپوں میں حزب اللہ لبنان میں سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ شروع ہونے کے بعد سے یہ تقریباً روزانہ کی بنیاد پر اسرائیل کے ساتھ سرحد پار فائرنگ کا تبادلہ کررہا ہے۔ سرحد کے دونوں طرف دسیوں ہزار شہری اپنا گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہیں۔

ایران عراق میں کئی شیعہ ملیشیا کی حمایت کرتا ہے، جنھوں نے عراق، شام اور اردن میں امریکی اڈوں پر راکٹ فائر کیے ہیں۔ امریکہ نے اردن میں ایک فوجی چوکی پر اپنے تین فوجیوں کی ہلاکت کے بعد جوابی کارروائی کی تھی۔

یمن میں ایران حوثیوں کی مدد کرتا ہے جو ملک کے سب سے زیادہ آبادی والے علاقوں کو کنٹرول کرتے ہیں۔ غزہ میں حماس کی حمایت ظاہر کرنے کے لیے حوثیوں نے اسرائیل پر میزائل اور ڈرون فائر کیے ہیں اور یمن کے ساحلوں کے قریب سے گزرنے والے تجارتی جہازوں پر بھی حملہ کیا، جس سے کم از کم ایک جہاز ڈوب گیا۔ امریکہ اور برطانیہ نے جواب میں حوثیوں کے ٹھکانوں پر حملہ کیا تھا۔ اسرائیل کا الزام ہے کہ ایران حماس سمیت فلسطینی مسلح گروپس کو بھی ہتھیار اور تربیت فراہم کرتا ہے جنھوں نے گزشتہ برس 7 اکتوبر کو اسرائیل پر حملہ کیا تھا۔ اسرائیل پر یہ حملہ غزہ میں جنگ چھڑنے کا سبب بنا جس سے ایران، اس کی پراکسیز اور مشرقِ وسطیٰ میں اسرائیلی اتحادیوں کے درمیان محاذ آرائی شروع ہوئی تاہم ایران 7 اکتوبر کو ہونے والے حملے میں اپنے کسی بھی کردار سے انکار کرتا ہے۔

رافی برگ، ٹام اسپینڈر اور جوناتھن بیل - دفاعی نامہ نگار پر مبنی

'ایکس' کی دنیا

قرآن کریم@

ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں اور جب ان کو ان سے نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے اور اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور غرور نہیں کرتے۔

پیارے آقاؐ کی باتیں@

ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کی کون سی حالت افضل ہے؟ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اللہ کی مخلوق کو کھانا کھلانا اور سلام کرنا، اسے بھی جسے تم پہچانتے ہو اور اسے بھی جسے نہیں پہچانتے۔ (صحیح بخاری)

پانچواں درویش@

زندگی تیری کرامت ہے کہ ہر زخم کے بعد
کوئی فیصلہ نکل آتا ہے رفو کی صورت
عرفان صدیقی

@Nyla Zaheer

تمام عمر تیرے انتظار میں ہمدم
خزاں رسید رہا ہوں بہار کر مجھ کو

@Bayt Al Fann

زندگی کا حسن سفر میں ہے منزل میں نہیں ہے

تشنہ لب@

تو مجھ کو دیکھ پرکھ اور پھر بتا مجھ کو
تیرے سوا ترے انداز گیسو پہ میں بھی ہوں

@MunaAbu Sulayman

سعودی عرب نے ایرانی ڈرونوں کو روکنے میں مدد نہیں کی ہے۔

@Jairam Ramesh

کیا واقعی غلام نبی آزاد صاحب؟

راجیہ سبھا سے ریٹائرمنٹ سے قبل یہ سارا ڈرامہ کس نے کیا تھا۔ بی جے کی مدد سے ساؤتھ ایونیو کے بنگلہ پر ابھی تک کون قابض ہے۔

جموں وکشمیر میں بی جے پی کا کھیل کون کھیل رہا ہے۔

بی جے پی سے پدما بھوشن ایوارڈ کس نے قبول کیا جبکہ مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ نے اس کو نامنظور کردیا۔

@ANI

نیشنل کانفرنس کے لیڈر عمر عبداللہ کا بیان:

میں انڈیا اتحاد کی مدد کررہا ہوں۔ میں اس کی اتنی حد تک حمایت کروں گا کہ بی جے پی کو غلام نبی آزاد کی حمایت نہ کرنی پڑے۔

کجریوال اکیلے لیڈر نہیں ہیں جن کو مرکزی ایجنسیوں سے پریشان نہ کیا جارہا ہو۔

@Subramaniam Swamy

نومبر 2021 میں منٹ نے بتایا تھا کہ لداخ میں مرکزی حکومت نے 10 گیگا واٹ گرین انرجی پروجیکٹ شروع کرنے کے لئے 20 ہزار ایکڑ زمین مہیا کرائی تھی۔ کتنے پروجیکٹ امت شاہ کے منظور نظر کمپنیوں کو دیے گئے تھے۔ اب بتائیں چین سے لین دین کون کرے گا۔ شک کس کی طرف جاتا ہے۔

@Bar & Bench

دہلی ہائی کورٹ میں ایک عرضی داخل کی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی انتخابی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کررہے ہیں اور بھگوان اور عبادت گاہ کے نام پر ووٹ مانگ رہے ہیں۔

@Arbab Ali

دہلی کی نیو فرینڈس کالونی میں ماربر کیفے میں ایک حجاب پوش خاتون کو داخل نہیں ہونے دیا گیا۔ کیفے کے اسٹاف کا کہنا ہے کہ وہ صرف کیزول، فارمل اور سبھی کیزول لباس پہننے والوں کو ہی داخلہ کی اجازت دیتے ہیں جبکہ اس کیفے میں بہت سی عورتیں ساڑی اور بندی لگا کر بھی آتی دکھائی دیتی ہیں۔

صوفی نامہ@

شریعت کی پابندی سے باطن میں نور پیدا ہوتا ہے اور نور کی برکت سے دل کا آئینہ صاف ہوتا ہے۔ سفیان میر

@Sprinter Factory

ایران کا سرکاری میڈیا: ہم اسرائیل کی کارروائی کا انتظار کررہے ہیں۔ جیسے ہی پہلا جہاز پرواز بھرے گا ہمارا پہلا میزائل چھوڑ دیا جائے گا۔

@Mohammad Zubair

بی جے پی کے ممبر پارلیمنٹ تیجسوی سوریا کو اپنی انتخابی مہم کو بیچ میں ہی روک کر واپس جانا پڑا جب وہاں رگھووینڈر سہکاری بینک کے گھوٹالے میں لاکھوں روپے کا نقصان اٹھانے والوں نے ہنگامہ کردیا۔ جمع کرنے والوں کا الزام تھا کہ جس ہرجانہ کی رقم کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا وہ ان کو نہیں دیا گیا۔ ویڈیو میں تیجسوی سوریا اور ان کے انکل بی جے پی کے ایم ایل اے روی سبرامنیم مظاہرین سے بحث کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔

@ANI

سلمان خان کی رہائش گاہ کے باہر فائرنگ کرنے کے معاملہ میں دونوں ملزموں کو ممبئی کی کرائم برانچ نے گجرات کے بھج سے گرفتار کیا ہے۔ یہ بات کرائم برانچ کے حوالے سے کہی گئی ہے۔

@Al-Jazeera English

ایران فی الحال بدترین صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو رہا ہے۔

☆☆☆

ایکس پر چلنے والے ٹرینڈ قارئین کی دلچسپی کیلئے پیش کئے جارہے ہیں
ایکسپوزر کے ذریعہ ظاہر کی گئیں آراء ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح ذمہ دار نہیں